بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ وَأَنْوَرَهَا وَأَحْسَنَهَا خِلْقَةً

﴿حضور ﷺ کے اَوّل الخلق، سراپا نور اور حسین تر ہونے کا بیان﴾

۱/۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء إذا انتبه بالليل، ۵/۲۳۲۷، الرقم: ۵۹۵۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ۱/۵۲۵، ۵۲۸_۵۲۹، الرقم: ۷۶۳، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (۳۰) منه، ۵/۴۸۲، الرقم: ۳۴۱۹، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: الدعاء في السجود، ۲/۲۱۸، الرقم: ۱۱۲۱، وفي السنن الكبرى، ۱/۱۶۱، ۲۳۷، الرقم: ۳۹۷، ۷۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۸۴، ۳۴۳، الرقم: ۲۵۶۷، ۳۱۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۶/۳۶۲، الرقم: ۲۶۳۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۴۰۳، الرقم: ۳۸۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۴/۴۲۰، الرقم: ۲۵۴۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۲۰، الرقم: ۱۲۱۹۱، وفي المعجم الأوسط، ۱/۱۷، الرقم: ۳۸، وفي كتاب الدعاء، ۱/۲۴۳، الرقم: ۷۶۱، وابن أبي الدنيا في التهجد وقيام الليل، إسناده صحيح، ۱/۴۲۱، الرقم: ۳۸۵، وابن إسحاق في شعار أصحاب الحديث، ۱/۶۰، الرقم: ۷۹، وابن همام في سلاح المؤمن في الدعاء ۱/۳۴۶، الرقم: ۶۴۲_

وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي قَلْبِي وَنُوْرًا فِي قَبْرِي وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِي وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِي وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِي وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِي وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِي وَنُوْرًا فِي سَمْعِي وَنُوْرًا فِي بَصَرِي وَنُوْرًا فِي شَعْرِي وَنُوْرًا فِي بَشَرِي وَنُوْرًا فِي لَحْمِي وَنُوْرًا فِي دَمِي وَنُوْرًا فِي عِظَامِي. اَللَّهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُوْرًا وَأَعْطِنِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا...... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز اور سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا مجھے (سرتاپا) نور بنا دے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے نور کو عظیم کر دے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

’’اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں، میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو عظیم فرما۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

۲/ ۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي

:۲ أخرجه عبد الرزاق في المصنف (الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف)، ۱/ ۶۳، الرقم: ۶۳، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ۱/ ۷۱، وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ۱/ ۸۹۔ ۹۱، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱/ ۳۱۱، الرقم: ۸۲۷، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسي في تاريخ النور السافر، ۱/ ۸، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبي في السيرة، ۱/ ۵۰، وأشرف علي التهانوي في نشر الطيب، ۱/ ۱۳۔

أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّکَ مِنْ نُوْرِهِ، فَجَعَلَ ذٰلِکَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَکُنْ فِي ذٰلِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَکٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذٰلِکَ النُّوْرَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِي: اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: الْکُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِکَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمٰوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِي: الْأَرْضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ: اَلْجَنَّةَ وَالنَّارَ ...... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تمہارے نبی (محمد مصطفیٰ) کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں

میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی ...... آگے طویل حدیث بیان ہوئی ہے۔‘‘

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٣/٣. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت کعب بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا، (توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ کا چہرۂ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی مسرور ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں نور بار ہو

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٥، الرقم: ٣٣٦٣، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث كعب بن مالك ﷺ، ٤/١٦٠٧، الرقم: ٤١٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ٤/٢١٢٧، الرقم: ٢٧٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٥٩، الرقم: ١١٢٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٥٨، الرقم: ١٥٨٢٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦١، الرقم: ٤١٩٣، وقال: هذا حديث صحيح.

جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ ﷺ کے چہرۂ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٤/٤. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور تلوار کی طرح چمک دار تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ چاند کی طرح روشن تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة النبي ﷺ، ٥/٥٩٨، الرقم: ٣٦٣٦، والدارمي في السنن، ١/٤٥، الرقم: ٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، الرقم: ١٨٥٠١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٩٨، الرقم: ٦٢٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٤، الرقم: ١٩٢٦، وابن الجعد في المسند، ١/٣٧٥، الرقم: ٢٥٧٢، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٣٩، الرقم: ١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١٧۔

٥/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ ......الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس ایسی مسرت ریز حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ مبارک (نور سے) جگمگا رہا تھا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٦. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بلحاظ صورت اور خِلقت

٥: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ١٣٠٤/٣، الرقم: ٣٣٦٢، وفي كتاب: الفرائض، باب: القائف، ٢٤٨٦/٦، الرقم: ٦٣٨٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب الرضاع، باب: العمل بإلحاق القائف الولد، ١٠٨١/٢، الرقم: ١٤٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في القافة، ٤٤٠/٤، الرقم: ٢١٢٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الطلاق، باب: في القافة، ٢٨٠/٢، الرقم: ١٣١، والنسائي في السنن، كتاب: الطلاق، باب: القافة، ١٨٤/٦، الرقم: ٣٤٩٣، وفي السنن الكبرى، ٣٨١/٣، الرقم: ٥٦٨٧، والدارقطني في السنن، ٢٤٠/٤، الرقم: ١٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٨٢/٦، الرقم: ٢٤٥٧٠۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ١٣٠٣/٣، الرقم: ٣٣٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في صفة النبي ﷺ وأنه أحسن الناس وجها، ١٨١٩/٤، الرقم: ٢٣٣٧، وابن حبان في الصحيح، ١٩٦/١٤، الرقم: ٦٢٨٥۔

بھی سب سے زیادہ حسین تھے۔ آپ ﷺ بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ بہت زیادہ پست قد۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/٧. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سرخ جبے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ ﷺ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٨. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ١٣٠٣/٣، الرقم: ٣٣٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجها، ١٨١٨/٤، الرقم: ٢٣٣٧، وأبوداود في السنن، كتاب: اللباس، باب: في الرخصة في ذلك، ٥٤/٤، الرقم: ٤٠٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٤، الرقم: ١٨٤٩٦، وأبويعلى في المسند، ٢٦٢/٣، الرقم: ١٧١٤، والطيالسي في المسند، ٩٨/١، الرقم: ٧٢١، والترمذي في الشمائل المحمدية، ٣٠/١، الرقم: ٣۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الجعد، ٢٢١١/٥، الرقم: ٥٥٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في صفة النبي ﷺ وأنه كان أحسن الناس وجها، ١٨١٨/٤، الرقم: ٢٣٣٧، وأبوداود في السنن، كتاب: الترجل، باب: ما جاء في الشعر، ٨١/٤،__

حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية عنه: يَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللهِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی دراز گیسوؤں والے شخص کو سرخ پوشاک پہنے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک تھے اور دونوں کندھوں کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا، اور آپ ﷺ کا قد مبارک نہ بہت لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا (یعنی میانہ قد تھے)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور ان ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو سرخ پوشاک میں ملبوس حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ

الرقم: ٤١٨٣، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: اتخاذ الشعر، ٨/١٣٣، الرقم: ٥٠٦٢، وفي كتاب: أيضًا، باب: اتخاذ الجمة، ٨/١٨٣، الرقم: ٥٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٠، ٢٩٥، ٣٠٠، الرقم: ١٨٥٨١، ١٨٦٣٦، ١٨٦٨٨، وفي السنن الكبرى، ٥/٤١٢، الرقم: ٩٣٢٥-٩٣٢٨، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٧٣، الرقم: ٦٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤٢٨۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱۰/۱۰. وفي رواية عنه للبخاري: قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی جیسی خوشبو تھی ایسی خوشبو مشک میں تھی نہ عنبر میں، نہ ہی کسی اور چیز میں، اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم سے زیادہ ملائم دیباج کو پایا نہ حریر کو، (یہ ریشم کی اعلیٰ اقسام ہیں)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ فرمایا: اور

۱۰/۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، ۲/۶۹٦، الرقم: ۱۸۷۲، وفي كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ۳/۱۳۰٦، الرقم: ۳۳٦۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/۱۸۱٤_۱۸۱۵، الرقم: ۲۳۳۰، والترمذی في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٤/۳٦۸، الرقم: ۲۰۱۵، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۷، ۲۰۰، ۲۲۷_۲۲۸، ۲۷۰، الرقم: ۱۲۰٦۷، ۱۳۰۹٦، ۱۳۳۹۸، ۱۳٤۰۵، ۱۳۸۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۱/۱٤، الرقم: ٦۳۰۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۱۵، الرقم: ۳۱۷۱۸، وأبويعلى في المسند، ٦/٤۰۵، ٤٦۳، الرقم: ۳۷٦۱_۳۷٦۲، ۳۸٦٦۔

میں نے کسی دیباج یا ریشم کو مَس نہیں کیا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ مشک وغیرہ کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔‘‘

١١/١١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے اگلے بال اور داڑھی مبارک کے سامنے والے بال سفید ہو گئے، جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو وہ سفیدی معلوم نہیں ہوتی تھی، اور جب آپ ﷺ کے بال مبارک بکھرے ہوئے ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی، ایک شخص نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا، انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک گول تھا، اور میں نے آپ ﷺ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شيبه ﷺ، ٤/١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٤، الرقم: ٢١٠٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٨، الرقم: ٣١٨٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٠٦، الرقم: ٦٢٩٧، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٥١، الرقم: ٧٤٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥١، الرقم: ١٤١٩، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٢٤، الرقم: ٩٨٧، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٠٢۔

کے رنگ کے مشابہ تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: ضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَکَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْيَعْلَی وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دہن والے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان، ابویعلی اور بزار نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

۱۳/۱۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ کَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ

۱۲: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الطلاق، باب: في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، ۲/۱۱۰۷، الرقم: ۱۴۷۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۰۰، الرقم: ۶۲۹۰، ۹/۴۹۸، الرقم: ۴۱۸۸، وأبويعلی في المسند، ۱/۱۵۲، الرقم: ۱۶۴، والبزار في المسند، ۱/۳۰۴، الرقم: ۱۹۵، وأبو عوانة في المسند، ۳/۱۶۵، الرقم: ۴۵۷۲، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴/۱۵۱۶۔

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة النبي ﷺ، ۵/۶۰۴، الرقم: ۳۶۴۸، وفي الشمائل المحمدية، ۱/۱۱۲، الرقم:۱۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۵۰، ۳۸۰،

فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی، گویا کہ چہرہ انور میں سورج گردش پذیر ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ تیز رفتار بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ ﷺ کے لیے زمین لپیٹ دی جاتی تھی، ہم (چلتے وقت) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ ﷺ بلاتکلف چلتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِي سَاقَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَکُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

الرقم: ۸۵۸۸، ۸۹۳۰، وابن حبان في الصحيح، ۲۱۵/۱۴، الرقم: ۶۳۰۹، وابن المبارک في المسند، ۱۷/۱، الرقم: ۳۱، وفي كتاب الزهد، ۲۸۸/۱، الرقم: ۸۳۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳۷۹/۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۶۷/۳۔

۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب، المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة النبي ﷺ، ۶۰۳/۵، الرقم: ۳۶۴۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۷/۵، الرقم: ۲۰۹۵۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۲۸/۶، الرقم: ۳۱۸۰۶، والحاكم في المستدرک، ۶۶۲/۲، الرقم: ۴۱۹۶، وأبو يعلى في المسند، ۴۵۳/۱۳، الرقم: ۷۴۵۸، والطبراني المعجم الكبير، ۲۴۴/۲، الرقم: ۲۰۲۴، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۹۲/۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲۵۶/۱۱، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۳۰۶/۳۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ سرمہ لگا ہوا نہ ہوتا تھا (یعنی چشمانِ مقدس ہی اسقدر سرگیں تھیں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥/١٥. عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخْمَ الرَّأْسِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا انْحَطَّ مِنْ

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة النبي ﷺ، ٥/٥٩٨، الرقم: ٣٦٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٦، ١٢٧، الرقم: ٧٤٦، ١٠٥٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٢، الرقم: ٤١٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٠٤، الرقم: ٣٧٠، والبزار في المسند، ٢/١٨، الرقم: ٤٧٤، والطيالسي في المسند، ١/٢٤، الرقم: ١٧١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٩، الرقم: ١٤١٤، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١٠، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٣٦٨، الرقم: ٧٥١، ٧٥٤۔

صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی پست قد، ہتھیلیاں اور قدم مبارک پُر گوشت تھے، سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے، سینے اور ناف مبارک کے درمیان بالوں کی لمبی سی (باریک) لکیر تھی۔ آپ ﷺ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد بھی آپ ﷺ جیسا کوئی حسین نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۶/۱۶. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

۱۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في صفة النبي ﷺ، ٥/٥٩٩، الرقم: ٣٦٣٨، وفي الشمائل المحمدية، ١/٣٢، الرقم: ٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٨، الرقم: ٣١٨٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٩، الرقم: ١٤١٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١١، والنميرى في أخبار المدينة، ١/٣١٩، الرقم: ٩٦٨، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٣٣١، وفي التمهيد، ٣/٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٦١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/١٥٣، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٠٣۔

قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رضی الله عنه إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفًّا وَأَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ: نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی ابن اَبی طالب رضی الله عنه کی اولاد سے ہیں کہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی الله عنه حضور نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے: آپ ﷺ نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ ہی بہت پست قد تھے، بلکہ درمیانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرۂ مبارک نہ تو بالکل پُر گوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی۔ رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پُر گوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے، سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں مبارک

اور دونوں پاؤں مبارک پُرگوشت تھے۔ چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں۔ کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم النبیین تھے، سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ ﷺ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور آپ ﷺ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ میں نے آپ ﷺ جیسا حسین نہ آپ سے پہلے دیکھا (سنا) اور نہ آپ ﷺ کے بعد دیکھا (سنا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٧/١٧. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَجْمَلُ مِنْهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی درآنحالیکہ آپ ﷺ سرخ پوشاک زیبِ تن کیے ہوئے تھے اور زلفوں میں مانگ نکالے ہوئے تھے، میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا جو آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت ہو۔‘‘

١٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: لبس الحلل، ٨/٢٠٣، الرقم: ٥٣١٤، وفي السنن الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٣، الرقم: ١٦٩٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣١٢، الرقم: ٢١١١، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٥١٤، الرقم: ١٠٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٨٩، ٤٣/١١٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت (راہ میں اپنے بدن اقدس کی) پاکیزہ خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُکْ طَرِيْقًا أَوْ لَا يَسْلُکُ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَکَهُ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بھی راستے پر نہیں چلے یا کسی راستے پر نہیں چلتے تھے جس میں کوئی آپ ﷺ کی پیروی کرتا مگر یہ کہ وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستے پر چلے ہیں۔ یا کہا: آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی مہک سے پہچان لیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٠. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی الله عنهم قَالَ:

١٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في حسن النبي ﷺ، ٤٥١، الرقم: ٦٥۔

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب:في حسن النبي ﷺ، ١/٤٥، الرقم: ٦٦۔

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، باب: فی حسن النبي ﷺ، ١/٤٤، الرقم: ٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٢٧٤، الرقم: ٦٩٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥١، الرقم: ١٤٢٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٦/١١٦، الرقم: ٣٣٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣١٣۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: صِفِي لَنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہمارے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے (تو ایسے ہی تھا گویا) تم نے اپنی پوری آب و تاب سے چمکتا سورج دیکھ لیا ہے۔“

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: فذكر الحديث إلى أن قال: حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ لِي نُوْرًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفُرِ قَدَمِي......الحديث.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت عقبہ بن عامر جہنی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: پھر انہوں (حضرت عقبہ بن عامر) نے پوری حدیث ذکر کی یہاں تک کہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ میں اپنے رب تعالیٰ کے

۲۱: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب: الرقاق، ۲/۴۲۱، الرقم: ۲۸۰۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۳۲۰، الرقم: ۸۸۷، وابن المبارك في المسند، ۱/ ٦٤، الرقم: ۱۰۲، وفي كتاب الزهد، ۱/۱۱۱، الرقم: ۳۷٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۷/٤٥۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/ ٥۳۰، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/۱۸۔

پاس آؤں گا تو وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے لے کر میرے پاؤں کے ناخنوں تک مجھے (سراپا) نور بنا دے گا (یعنی اس وقت میری نورانیت کو ہر ایک پر عیاں فرما دے گا)...... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۲. عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ أَفۡلَجَ الثَّنِيَّتَيۡنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوۡرِ يَخۡرُجُ مِنۡ بَيۡنِ ثَنَايَاهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے والے دندان مبارک قدرے کشادہ تھے اور جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو یوں دکھتا کہ آپ ﷺ کے سامنے والے دندان مبارک سے نور کی کرنیں پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۳. عَنۡ عِرۡبَاضِ بۡنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ:

۲۲: أخرجه الدارمي في السنن: باب: في حسن النبي ﷺ، ۱/٤٤، الرقم: ٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۳٥، الرقم: ۷٦۷، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ۳/۳۰٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۰/٦۹۱۔

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۲۷، ۱۲۸، الرقم: ۱٦۷۷۰، ۱٦۷۱۲، وابن حبان في الصحيح، ۱٤/۳۱۳، الرقم: ٦٤۰٤، والحاكم في المستدرك، ۲/٦٥٦، الرقم: ٤۱۷٥، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۲٥۲،۲٥۳، الرقم: ٦۲۹، ٦۳۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۳٤، الرقم: ۱۳۸٥، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۱۷۹، الرقم: ٤۰۹، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٦۸، الرقم: ۱۷۳٦۔

إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذَلِکَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَلِکَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ تَرَيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية عنه: قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ فذكر مثله وزاد فيه: إِنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اس کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین (آخری نبی) لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے اور میں تمہیں اس کی تاویل بتاتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (کا نتیجہ) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں...... پس سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جب آپ ﷺ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک نور (اپنے بدن سے نکلتے ہوئے) دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، حاکم اور امام بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذٰلِکَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيْسَی بْنِ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ’’اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما‘‘ اور

٢٤: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٣١٢/١٤، الرقم: ٦٤٠٤، والطبرانی في المعجم الکبير، ٢٥٣/١٨، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٠/٦، وفي دلائل النبوة، ١٧/١، والحاکم في المستدرک، ٦٥٦/٢، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الکبری، ١٤٩/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٨٣/٦، والطبري في جامع البيان، ٥٨٣/٦، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١٨٥/١، وفي البداية والنهاية، ٣٢١/٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥١٢/١، الرقم: ٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٢٢٣/٨، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثّقه ابن حبان۔

حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ''اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔'' اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات تک روشن ہوگئے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۲۵. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ: سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ التَّمِيْمِيَّ رضی الله عنه وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حُلْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ...... أَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ...... أَنْوَرُ الْمُتَجَرِّدِ...... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

''حضرت حسن بن علی علیہما السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے خالو حضرت

۲۵: أخرجه ابن حبان في الثقات، ۲/۱۴۵-۱۴۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۱۵۵-۱۵۶، الرقم: ۴۱۴، وفي أحاديث الطوال، ۱/۲۴۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۵۴-۱۵۵، الرقم: ۱۴۳۰، والترمذي في الشمائل المحمدية، ۱/۳۷، الرقم: ۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۷۷، ۳۳۸، ۳۴۴، ۳۴۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۴۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۷۳، وابن سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ، ۳/۳۰۳، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۱۶۳.

ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ (سب سے بہتر) حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک کو بیان فرمانے والے تھے اور مجھے یہ خواہش تھی کہ وہ میرے لئے (حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک سے) کوئی ایسی شے بیان کریں جس سے میرا بھی تعلق ہو (یعنی بظاہر میرا کوئی وصف بھی آقا ﷺ کے وصف مبارک سے مشابہت رکھتا ہو) پس انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ بلند رتبہ اور عالی شان تھے۔ آپ ﷺ کا چہرۂ انور چودھویں کے چاند کے چمکنے کی طرح چمکتا تھا اور آپ ﷺ کی بینی مبارک کی نوک بلند تھی اور اس پر نور جھلکتا رہتا تھا جو اچھی طرح غور سے نہ دیکھتا وہ سمجھتا کہ آپ ﷺ کی بینی مبارک بلند ہے۔ اور آپ ﷺ کے جسمِ اقدس کے وہ اعضا جہاں کپڑا نہیں ہوتا، بھی روشن اور منور تھے (جبکہ عام لوگوں کے یہ اعضا گرد و غبار اور دھوپ کے باعث سیاہی مائل ہو جاتے ہیں)۔‘‘

اسے امام ابن حبان، طبرانی، بیہقی، ابن عساکر اور ترمذی نے ’’الشمائل المحمدیہ‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٢٦/ ٢٦. عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، انْعَتْ لَنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ صِفْهُ لَنَا؟ فَقَالَ: كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُولًا وَفَوْقَ الرَّبْعَةِ إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ أَبْيَضَ شَدِيْدَ الْوَضَحِ ضَخْمَ الْهَامَةِ أَغَرَّ أَبْلَجَ هَدِبَ الْأَشْفَارِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ كَأَنَّ الْعَرَقَ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ لَمْ

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٥١، الرقم: ١٢٩٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤١١ـ٤١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٢٦١، والنميري في أخبار المدينة، ١/ ٣١٩، الرقم: ٩٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٢۔

أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ بِأَبِي وَأُمِّي ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت یوسف بن مازن سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! ہمارے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان فرمائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ بہت زیادہ دراز قد تھے نہ ہی کوتاہ قد۔ جب آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ساتھ ہوتے تو ان سب میں نمایاں ہوتے، نہایت سفید اور روشن رنگ والے تھے، قدرے بھارے بھرکم سر مبارک والے، گورے مکھڑے والے، دراز پلکوں والے، ہاتھوں اور پاؤں مبارک کی انگلیاں سخت تھیں، جب آپ ﷺ چلتے تو قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ ﷺ بلندی سے پست زمین کی طرف اتر رہے ہوں، پسینہ مبارک قطرے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر موتیوں کی طرح جھلکتے، میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا حسین کوئی نہیں دیکھا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ أَضْحِيَانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ. قَالَ: فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ.

وفي رواية: **فَلَهُوَ أَجْمَلُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ.**

۲۷: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۴۴، الرقم: ۵۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۷۶، الرقم: ۹۶۴۰، والحاكم في المستدرك، ۴/۲۰۷، الرقم: ۷۳۸۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۲۰۶، الرقم: ۱۸۴۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۵۰، الرقم: ۱۴۱۷، والترمذي في الشمائل المحمدية، ۱/۳۹، الرقم: ۱۰، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱/۲۲۴، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۹۶۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چاندنی رات میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی درآنحالیکہ آپ ﷺ سرخ پوشاک مبارک زیبِ تن کئے ہوئے تھے، میں نے آپ ﷺ اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا، پس آپ ﷺ میری نظروں میں چاند سے بھی حسین تر تھے۔

اور ایک راویت میں ہے کہ میرے نزدیک آپ ﷺ چاند سے جمیل تر تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، نسائی، حاکم، طبرانی، بیہقی اور ترمذی نے ’’الشمائل‘‘ میں روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٨/٢٨. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحْسَنُ الصِّفَةِ وَأَجْمَلُهَا كَانَ رَبْعَةً إِلَى الطُّوْلِ مَا هُوَ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، أَسِيْلَ الْجَبِيْنِ، شَدِيْدَ سَوَادِ الشَّعَرِ، أَكْحَلَ الْعَيْنِ، أَهْدَبَ إِذَا وَطِيءَ بِقَدُوْمِهِ وَطِيءَ بِكُلِّهَا لَيْسَ لَهَا أَخْمَصُ إِذَا وَضَعَ رِدَاءَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَكَأَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ وَإِذَا ضَحِكَ كَادَ يَتَلَأْلَأُ فِي الْجُدَرِ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وفي رواية: وَكَانَ ﷺ أَجْلَى الْجَبِيْنِ إِذَا طَلَعَ جَبِيْنُهُ مِنْ بَيْنِ

٢٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢٥٩/١١، الرقم: ٢٠٤٩٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣٠٢/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥٩،٢٧٠/٣۔

الشَّعْرِ إِذَا طَلَعَ فِي فَلَقِ الصُّبْحِ أَوْ عِنْدَ طِفْلِ اللَّيْلِ أَوْ طَلَعَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ تَرَاءَوْا جَبِيْنَهُ كَأَنَّهُ ضَوْءُ السِّرَاجِ الْمُتَوَقِّدِ قَدْ يَتَلَأْلَأُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''امام زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نہایت ہی حسین و جمیل حلیہ والے تھے، آپ ﷺ مائل بہ طول درمیانہ قد تھے، سینہ مبارک کشادہ، کشادہ جبیں، نہایت سیاہ بال، سرمئی چشمانِ مقدس والے، دراز پلکوں والے تھے، جب اپنا پاؤں مبارک زمین پر رکھتے تو پورا رکھتے، پاؤں مبارک چپٹے تھے۔ جب آپ ﷺ اپنی چادر مبارک اپنے مبارک کندھوں سے اُتارتے تو یوں محسوس ہوتا گویا چاندی میں ڈھلے ہوئے ہوں اور جب آپ ﷺ مسکراتے تو قریب ہوتا کہ آپ کا نور دیواروں میں جھلکنے لگے۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد بھی کسی کو آپ ﷺ کی مثل نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے بیان کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ روشن جبین تھے، جب آپ ﷺ کی پیشانی مبارک بالوں کے بیچ میں سے نمودار ہوتی، اور آپ ﷺ پو پھوٹنے کے وقت، یا اندھیرا چھانے کے وقت لوگوں کی طرف تشریف لاتے، تو وہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کو یوں دیکھتے گویا وہ ایک جلتا ہوا روشن چراغ ہے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢٩. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ

٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٦٧٠-٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧-٦٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٤٣، الرقم: ٧٧، والطبراني في—

بْنُ زُهَيرٍ ''بَانَتْ سُعَادُ'' فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ

وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ ...... الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبَرُ قَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطَلٍ فَقِيْلَ لِكَعْبٍ إِنْ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ فَمَشَى أَبُوْبَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَعْنِي أَبَابَكْرٍ: اَلرَّجُلُ يُبَايِعُكَ فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَنْشَدَهُ:

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

...... المعجم الكبير، ١٧٧/١٩ـ١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣٨١/٢، والعسقلاني في الإصابة، ٥٩٤/٥، وابن هشام في السيرة النبوية، ١٩١/٥، والكلاعي في الاكتفاء، ٢٦٨/٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٣٧٣/٤ـ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ فِي الْبِدَايَةِ، وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَى بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ قَالَ هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

''حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور قصیدے ''بانت سعاد'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس شعر پر پہنچا:

''بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے
اور آپ ﷺ (کفر وظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار
تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔''

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔''

اسے امام حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے پاس (قبول اسلام سے قبل، گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور

اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں، تو اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا، وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی (ندامت و توبہ کی) ساری بات بتا دی، پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو حضرت کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

’’مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔‘‘

اور اسی قصیدہ میں ہے:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہوکر) اسے اپنی چادر پہنائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ’’البدایہ‘‘ میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ ’’حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی...... اور اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے ’’اسد الغابہ‘‘ میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔‘‘

٣٠/ ٣٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/ ١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/ ٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/ ٩٤۔

سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کون ہیں؟ پس حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا، وہاں میں نے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا دیکھا لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت بھی تیری نسل کی آخری امت ہوگی اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١/٣١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيْسَى علیہ السلام، يَا عِيْسَى آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے (جان لو!) اگر

٣١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، والخلال في السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٣/٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٢٨٧۔

محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر 'لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ' لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔''

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

۳۲/۳۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ قَاعِدَةً أَغْزِلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ فَجَعَلَ جَبِيْنُهُ يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُهُ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا فَبُهِتُّ فَنَظَرَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ، بُهِتِّ؟ قُلْتُ: جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا. وَلَوْ رَآكَ أَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ لَعَلِمَ أَنَّكَ أَحَقُّ بِشِعْرِهِ قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ يَا عَائِشَةُ، أَبُوْكَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ؟ فَقَالَتْ يَقُوْلُ:

وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ
وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءِ مُغْيَلِ

۳۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤٦/٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٢٢/٧، الرقم: ١٥٢٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢٥٢/١٣-٢٥٣، الرقم: ٧٢١٠، وابن عساكر فی تاريخ مدينة دمشق، ٣٠٧/٣-٣٠٨، ٤٢٤/٥٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣١٩/٢٨، وقال: قال أبو علي صالح بن محمد البغدادي: حسن عندي، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٧٦/١، والمناوي في فيض القدير، ٧٢/٥۔

فَإِذَا نَظَرتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجهِهِ

بَرِقَتْ كَبَرْقِ العَارِضِ الْمُتَهَلَّلِ

قَالَتْ: فَقَامَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَقَالَ: جَزَاكِ اللهُ يَا عَائِشَةُ عَنِّي خَيْرًا مَا سُرِرْتِ مِنِّي كَسُرُوْرِي مِنْكِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيبُ وَابْنُ عَسَاكِرُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی سوت کات رہی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نعلین مبارک گانٹھ رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگا اور اس پسینہ مبارک سے نور پیدا ہونے لگا، میں اس (حسین) منظر میں مستغرق ہوگئی، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مبہوت سی ہوگئی ہو۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگا اور وہ پسینہ نور پیدا کرنے لگا اور اگر ابو کبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) اس وقت آپ کو دیکھ لیتا تو یقیناً وہ جان لیتا کہ آپ اس کے شعر کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ابو کبیر ہذلی کیا کہتا ہے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: وہ کہتا ہے:

’’میرا ممدوح حیض و نفاس اور ولادت و رضاعت ہر ایک قسم کی آلودگیوں سے پاک ہے، جب تو اس کے چہرے کے منور نقوش کو دیکھے تو تجھے محسوس ہو، گویا ’’عارضِ تاباں‘‘ ہے جو دمک رہا ہے۔‘‘

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ میری طرف تشریف لائے اور میرے ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے اتنا تم بھی مسرور نہیں ہوگی، جس قدر یہ شعر سن کر ہم تم سے ہوئے ہیں۔‘‘

اسے امام ابونعیم، بیہقی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٣٣. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَکَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْأُفُقُ
فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٣/٤، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣٦٩/٣، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٦٤/١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠٢/٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٥٣/١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤٤٧/٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢٧٤/٢، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢١٧/٨، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١٠١/١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٧٦/١٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٦٦/١، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢٥٨/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٤٦/١٣، والحلبي في السيرة، ٩٢/١۔

’’حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

’’اور آپ ﷺ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ ﷺ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۳٤. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا، دَعْوَةُ

۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٧٠، ٣/٣٩٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢/١٣١، والطبري في جامع البيان، ١/٥٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦١، والسمرقندي في تفسيره، ٣/٤٢١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٨، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ١/٢٨، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣٠٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١/٧٧۔

إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَّرَ بِي عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت خالد بن معدان، صحابہ کرام ﷡ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ذات کی (حقیقت) کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں حضرت ابراہیم ؑ کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم ؑ نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ محترمہ نے اپنے بدن سے ایسا نور نکلتے ہوئے دیکھا جس سے ان پر شام کے محلات تک روشن ہو گئے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

٣٥/٣٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

٣٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٧/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/ ٤٣٧۔

رَوَاهُ أَبُوۡنُعَيۡمٍ وَابۡنُ عَسَاکِرَ وَالدَّيۡلَمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) انہوں نے وحشت (و تنہائی) محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: ’’اللهُ أَکۡبَرُ، اللهُ أَکۡبَرُ، أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ‘‘ دو مرتبہ پڑھا، ’’أَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوۡلُ اللهِ‘‘ دو مرتبہ پڑھا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: (اے جبریل!) محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٣٦. عَنۡ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا جَاءَ جِبۡرِيۡلُ بِالۡبُرَاقِ إِلَى رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَکَأَنَّمَا صَرَّتۡ أُذُنَيۡهَا، فَقَالَ لَهَا جِبۡرِيۡلُ علیه السلام: مَهۡ يَا بُرَاقُ، وَاللهِ، إِنۡ رَکِبَکَ مِثۡلُهُ، فَسَارَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ...... ثُمَّ لَقِيَهُ خَلۡقٌ مِنَ الۡخَلۡقِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيۡکَ يَا أَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡکَ يَا آخِرُ، وَالسَّلَامُ عَلَيۡکَ يَا حَاشِرُ. فَقَالَ لَهُ جِبۡرِيۡلُ: أُرۡدُدِ السَّلَامَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ مِثۡلَ مَقَالَةِ الۡأَوَّلِ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ مِثۡلَ مَقَالَةِ الۡأُوۡلَيَيۡنِ حَتَّى انۡتَهَى إِلَى بَيۡتِ الۡمَقۡدِسِ...... الحديث. رَوَاهُ الضِّيَاءُ الۡمَقۡدَسِيُّ وَابۡنُ عَسَاکِرَ وَالطَّبَرِيُّ.

٣٦: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٢٥٩، الرقم: ٢٢٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٥٠٢، ١/٢٥٨، والطبري في جامع البيان، ١٥/٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/١٨٩، وفي الخصائص الكبرى، ١/٢٥٨۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جبرائیل امین علیہ السلام براق لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس (براق) نے اپنے کان بجائے، پس جبرائیل امین علیہ السلام نے اسے فرمایا: خاموش ہو جا اے براق! اللہ کی قسم! ان کی مثل (آج تک) کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سفر معراج پر چلے...... پھر آپ ﷺ کو کچھ لوگ ملے اور عرض کیا: اے اول (الخلق) آپ پر سلامتی ہو، اے آخری نبی آپ پر سلامتی ہو، اے حاشر! آپ پر سلامتی ہو۔ پس جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا: اے محمد! ان کے سلام کا جواب دیجئے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا پھر کچھ اور لوگ آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی طرح آپ ﷺ کو سلام کیا۔ پھر کچھ اور لوگ ملے اور انہوں نے بھی پہلے دوگروہوں کی طرح آپ ﷺ کو سلام کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے...... الحدیث۔''

اس حدیث کو امام ضیاء مقدسی، ابن عساکر اور طبری نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۷. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنْوَرَهُمْ لَوْنًا لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ بَلَغَتْنَا صِفَتُهُ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَقَدْ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ يَقُوْلُ لَرُبَّمَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَيَقُوْلُ: هُوَ أَحْسَنُ فِي أَعْيُنِنَا مِنَ الْقَمَرِ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ نَيِّرُ الْوَجْهِ يَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

۳۷: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۳۵۸، والزرقاني على المواهب، ۴/۲۲۵۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت چہرے والے تھے اور رنگ مبارک کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ نورانی تھے۔ آپ ﷺ کا کسی نے بھی وصف بیان نہیں کیا جو ہم تک پہنچا ہے مگر اس نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہہ دی ہے اور ان میں سے کہنے والا کہتا تھا کہ شاید ہم نے چودھویں رات کا چاند دیکھا اور کہا: حضور نبی اکرم ﷺ ہماری نظروں میں چودہویں کے چاند سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہیں، جگمگاتی رنگت والے، نورانی مکھڑے والے ہیں جو ایسے چمکتا ہے جیسے چودہویں رات کا چاند چمکتا ہے...... الحدیث۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِسْتَعَرْتُ مِنْ حَفْصَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ إِبْرَةً كُنْتُ أُخَيِّطُ بِهَا ثَوْبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَقَطَتْ عَنِّي الإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَتَبَيَّنَتِ الإِبْرَةُ مِنْ شُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهِ ﷺ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوئی ادھار لی ہوئی تھی، میں اس کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کا لباس مبارک سی رہی تھی، پس وہ سوئی مجھ سے گر گئی، میں نے اسے تلاش کیا مگر اسے ڈھونڈ نہ سکی، اچانک حضور نبی اکرم ﷺ حجرہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے چہرے انور کے نور کی شعاع سے وہ سوئی واضح ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام اصبہانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۸: أخرجه الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١١٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣١٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٣۔

٣٩/٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ عزوجل آدَمَ خَبَّرَ لِآدَمَ عليه السلام بَنِيهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ: فَرَآنِي نُورًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ كَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَي رَبِّي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ عليه السلام بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ نَحْوَهُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْعَجْلُوْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کے بیٹوں کی خبر دی۔ پس آدم علیہ السلام ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھنے لگے۔ پس انہوں نے مجھے سب سے نیچے ایک چمکتے ہوئے نور کی شکل میں دیکھا (یعنی باعتبار بعثت

٣٩: أخرجه ابن أبي عاصم في الأوائل ١/٦١، الرقم: ٥، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة عن سلمان رضی الله عنه، ٢/٦٦٢، الرقم: ١١٣٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٦٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٣، الرقم: ٤٨٥١، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٢٢٩، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٣١٢، ٢/١٧٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٢٥٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٣٩۔

سب سے آخر میں دیکھا) اور عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے جو کہ اول بھی ہے اور آخر بھی اور (روزِ قیامت) سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بھی یہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم، بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا اور اس کی اسناد حسن ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے بھی نور تھا۔‘‘

اس سے ملتی جلتی حدیث امام احمد بن حنبل نے فضائل صحابہ میں اور ابن عساکر، دیلمی اور عجلونی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

٤٠/ ٤٠. عَنْ ذَکْوَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَکُنْ يُرٰی لَهُ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ.

رَوَاهُ الْحَکِيْمُ التِّرْمِذِيُّ کَمَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَقَالَ: قَالَ ابْنُ سَبُعٍ: مِنْ خَصَائِصِهِ ﷺ أَنَّ ظِلَّهُ کَانَ لَا يَقَعُ عَلَی الْأَرْضِ وَأَنَّهُ کَانَ نُوْرًا فَکَانَ إِذَا مَشَی فِي الشَّمْسِ أَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهُ ظِلٌّ.

وفي رواية: أَنَّهُ ﷺ کَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ،

٤٠: أخرجه القاضي عياض في الشفا، فصل في الآيات التي ظهرت عند مولده ﷺ، ١/ ٤٦٢، وابن الجوزي في الوفاء، الباب التاسع والعشرون في ذکر حسنه ﷺ، ٢/ ٤٧، والسيوطي في الخصائص الکبری، باب: الآية في أنه ﷺ لم يکن يری له ظل، ١/ ١١٦۔

لِأَنَّهُ ﷺ كَانَ نُوْرًا. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا سایہ مبارک سورج اور چاند کی روشنی میں نہیں دیکھا جاتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی نے فرمایا ہے اور فرمایا: ’’امام ابن سبع فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ مبارک زمین پر نہ پڑتا تھا اور یہ کہ آپ ﷺ نور تھے اور جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ ﷺ کا سایہ دکھائی نہ دیتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی ذات مبارک کا سایہ سورج کی روشنی میں تھا نہ چاند کی روشنی میں کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔‘‘

اسے قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۴۱. عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَبَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَتَى امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ فَرَأَتِ النُّوْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُوْرًا سَاطِعًا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: هَلْ لَکَ فِيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ حَتَّى أَرْمِيَ الْجَمْرَةَ، فَانْطَلَقَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ، ثُمَّ أَتَى امْرَأَتَهُ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، ثُمَّ ذَكَرَ، يَعْنِي الْخَثْعَمِيَّةَ، فَأَتَاهَا، فَقَالَتْ: هَلْ أَتَيْتَ امْرَأَةً بَعْدِي؟ قَالَ: نَعَمْ، امْرَأَتِي آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيْکَ، إِنَّکَ مَرَرْتَ وَبَيْنَ

۴۱: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۹۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۹۰، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/۱۰۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۲۲۸، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۷۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/۵۰۔

عَيْنَيْكَ نُوْرٌ سَاطِعٌ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا وَقَعْتَ عَلَيْهَا ذَهَبَ، فَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو یزید المدینی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت کے پاس آئے تو اس نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) آسمان تک پھیلا ہوا ایک نور دیکھا۔ تو اس نے آپ سے کہا: کیا آپ کو میرے ساتھ (نکاح کرنے میں) دلچسپی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن پہلے مقام جمرہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جاؤں۔ سو وہ تشریف لے گئے اور مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر آپ اپنی زوجہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ کو وہ قبیلہ خثعم کی عورت یاد آئی۔ تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا: کیا آپ میرے (پاس سے جانے کے) بعد کسی عورت سے ملے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اپنی بیوی آمنہ بنت وہب سے ملا ہوں تو اس نے کہا: اب مجھے آپ سے کوئی حاجت (و دلچسپی) نہیں۔ جب آپ گزرے تھے تو آپ کی پیشانی پر آسمان تک بلند ایک نور تھا۔ جب آپ اپنی بیوی سے ملے (یعنی صحبت کی) تو وہ نور (اس کی طرف) منتقل ہو گیا۔ سو اسے بتا دیں کہ اس نے تمام اہلِ زمین سے افضل ہستی کو (اپنے بطنِ اقدس میں) اٹھایا ہوا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد، ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۴۲/ ۴۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُوْرًا بَيْنَ

٤٢: أخرجه أبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ١/ ٣٠٤، الرقم: ٧٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/ ٢٩٨ وفي الخصائص الكبرى، ١/ ٦٦، والحلبي في السيرة، ١/ ٤٢۔

يَدَيِ اللهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَي عَامٍ يُسَبِّحُ ذَلِكَ النُّورُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام. أَلْقَى ذَلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَهْبَطَنِي اللهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ عليه السلام. وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوحٍ عليه السلام، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللهُ يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ أَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ.

رَوَاهُ أَبُوْسَعْدٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک مخلوقات کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل قبیلہ قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور (کی شکل میں) تھا۔ یہ نور (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کرتا، اور فرشتے بھی اس کی تسبیح بیان کرتے، سو جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو ان کی پشت میں منتقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین پر اتار دیا۔ اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں ڈالا گیا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے مکرم پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کیا، یہاں تک کہ مجھے اپنے والدین سے پیدا فرمایا۔ وہ دونوں بدکاری پر کبھی بھی نہیں ملے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوسعد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَ

۴۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۱۴۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۲۸۲، الرقم: ۴۸۵۰، ۴/۴۱۱، الرقم: ۷۱۹۵، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۷، وقال: رواه ابن أبي حاتم وأبو نعيم،

إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ [الأحزاب، ٧:٣٣]، قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ (وفي رواية: أَوَّلَ النَّاسِ) فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ فَبَدَأَ بِي قَبْلَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’(اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا۔‘‘ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مخلوق میں (اور ایک روایت کے مطابق تمام انسانوں میں) پیدائش کے لحاظ سے سب سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہوں سو ان سب سے پہلے (نبوت) کی ابتدا مجھ سے ہی کی گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد، دیلمی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٤٤. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه قَالَ: أَي بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلَى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ وَأَنَّ

.... والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٩١/٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٥٦/١٠، والمناوي في فيض القدير، ٥٣/٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣٠٧/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥٥/٧، ١٢٧/١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤٧٠/٣، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٨/٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٠/٦۔

٤٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨١/٢٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٢/١۔

رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلَى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلَى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبَى، وَعَلَى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَـلَائِكَةِ فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَـلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کا بھی ذکر کیا کرو، پس بے شک میں نے ان کا نام عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جس میں، میں نے اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں نے حور عین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتھی کے پتوں پر، (جنت کے) دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا، پس تم کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ (بھی) ہر گھڑی انہیں یاد کرتے رہتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۴۵/۴۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ،

۴۵: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/۴۰۸، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/۲۵۸، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۳۳۲، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۳۷۔

قُلْتُ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَ رُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلَى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، صِفَتِي مَهْدِيٌّ لَا يَتَشَعَّبُ شَعْبَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا قَدْ أَخَذَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى بِالنُّبُوَّةِ مِيْثَاقِي، وَبِالإِسْلَامِ عَهْدِي. وَبُشِّرَ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ذِكْرِي. وَبَيَّنَ كُلُّ نَبِيٍّ صِفَتِي. تُشْرِقُ الْأَرْضُ بِنُوْرِي. وَالْغَمَامُ لِوَجْهِي. وَعَلَّمَنِي كِتَابَهُ وَرَوَى بِي سَحَابَهُ، وَشَقَّ لِي اسْمًا مِنْ أَسْمَائِهِ: فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَوَعَدَنِي يُحِبُّوْنِي بِالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي أَوَّلَ شَافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ قَرْنٍ لِأُمَّتِي، وَهُمُ الْحَمَّادُوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس وقت کہاں تھے جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم کناں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کی پشت میں تھا اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء واجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ

مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ تورات و انجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور کی وجہ سے صبح روشن ہوئی اور بادل میری وجہ سے سایہ فگن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنیٰ میں سے نام عطا کیا سو وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں اور (اللہ تعالیٰ نے) حوض کوثر کا میرے لئے وعدہ فرمایا اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنایا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے بہترین زمانے میں پیدا فرمایا، میری امت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ ...... الخ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٧]، **قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هَذَا فِي ظَهْرِ آدَمَ عليه السلام. رَوَاهُ الْقُرْطَبِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبَغْوِيُّ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس آیہ کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا: ’’اور (اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے۔‘‘ آپ ﷺ نے

٤٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٢٧/١٤، والطبري في جامع البيان، ١٢٦/٢١، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٨/٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤٧٠/٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٠/٦، والشوكاني في فتح القدير، ٢٦٧/٤، والآلوسي في روح المعاني، ١٥٤/٢١۔

فرمایا: میں ان سب میں خلقت کے لحاظ سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہوں۔‘‘

امام مجاہد نے فرمایا: آپ ﷺ (اس وقت بھی نبی تھے) جب آپ ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام قرطبی، طبری اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٤٧. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ أَرَاهُ بَنِيۡهِ، فَجَعَلَ يَرَی فَضَائِلَ بَعۡضِهِمۡ عَلَی بَعۡضٍ، فَرَأَی نُوۡرًا سَاطِعًا فِي أَسۡفَلِهِمۡ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَنۡ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابۡنُکَ أَحۡمَدُ وَهُوَ أَوَّلُ وَهُوَ آخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ.

رَوَاهُ الۡبَيۡهَقِيُّ وَابۡنُ عَسَاكِرَ كَمَا قَالَ السَّيُوۡطِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ان کی اولاد دکھائی انہوں نے ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھی، پھر انہوں نے ان کے نیچے ایک نور پھیلا ہوا دیکھا تو عرض کیا: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا (قابلِ فخر) بیٹا احمد (ﷺ) ہے۔ یہ (خلقت میں) سب سے پہلے ہیں اور (بعثت میں) سب سے آخری ہوں گے اور یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام سیوطی کے بقول امام بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤٧: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٧۔